سوال

(489) روزہ کی حکمت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

روزہ کی حکمت

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روزہ کی حکمت

(از مولوی عبد الرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ کوٹ رادھا کشن ضلع لاہور)

الحمدللہ! جملہ اہل اسلام کو ماہ رمضان مبارک ہو خاکسار جیسا ہیچدان ماہ رمضان کی فضیلت کو لکھے تو کیا لکھے جب کہ اس بابرکت ماہ میں ازروئے آیۃ کریمہ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ ١٨٥ سورة البقرة

فرقان حمید جیسی کتاب مبین کا نزول ہو۔ گویا اس پاک مہینے میں خداوند عالم نے اپنے فضل وکرم سے اپنے بندوں پر اپنی برکات کبیرہ اور انعامات کثیرہ کے باب کو وا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس مبارک مہینے میں اللہ تعالیٰ کی جس قدر برکتیں اس کے بندوں پر نازل ہوتی ہیں۔ اتنی کسی اور مہینے میں نازل نہیں ہوتیں۔ صوفیائے کرام نے ماہ رمضان کو تنویر القلب کے لئے مفید لکھا ہے۔ کہ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ اور نماز تذکیہ نفس کرتی ہے۔

الحمد للہ! اسلام نے ماہ رمضان کے اس عالم گیر فیض کو مد نظر رکھتے ہوئے اسی ماہ میں روزوں کا انضباط کیا۔ جب کہ روزہ تمام عملیات کے ثوابات سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ اور بلحاظ اپنی نوعیت کے جملہ عبادات الٰہیہ سے بے نظیر ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ روزہ تزکیہ نفس کے حق میں اکسیر اور عذاب دوزخ سے نجات دلانے کےلئے ڈھال کا حکم رکھتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔ الصیام جنة یعنی ماہ رمضان ماہ رمضان کے روزے انسان کےلئے عذاب دوزخ سے بچانے کےلئے تو ڈھال ہیں تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ انسان روزہ رکھنے سے تمام قسم کے گناہوں سے خلاصی پا لیتا ہے۔ اگر روزہ کے حقیقی معنوں پر غور کیا جائے۔ تو یہ حقیقت بخوبی ذہن نشین ہوجائے گی۔ کہ روزہ انسان کو کس طرح تمام گناہوں سے پاک وصاف کردیتا ہے۔ روزہ کو عربی زبان میں صوم کہتے ہیں اور صوم کے معنے عربی لغت میں رکنے خاموش رہنے اور بلند ہونے کے ہیں۔ وجہ یہ کہ صائم کو حالت

صوم میں اکل وشرب اورجماع وغیرہ سے رکنا پڑتا ہے ۔ اور گلہ وغیبت داہیات وخرافات سے اور دیگر ہر قسم کے لاطائل امورات سے اجتناب کرنا لازمی امر ہوتا ہے ۔ ورنہ اس کا روزہ خدا کے ہاں کچھ حقیقت نہیں رکھتا ۔ بلندی کے معنی اس لئے کہ روزہ خدا کی بارگاہ میں تمام عبادتوں سے زیادہ بلند درجہ رکھتا ہے ۔ پس ثابت ہوا کہ روزہ دار کو روزہ کی مذکورہ بالا پابندیاں واقعی ایک زاہد و پارسا بنا دیتی ہے ۔ اور یہ روزہ کا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے ۔ چنانچہ قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ نے روزہ کی علت غائی یوں بیان فرمائی ۔ ۔ ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ١٨٣ سورۃ البقرۃ

''یعنی حکم ہوا تم پر روزہ کا جیسے کہ حکم تھا تم سے پہلی قوموں پر (پھر فرمایا) روزہ رکھنے کا امر اس لئے نازل ہوا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ ۔''

اللہ اکبر خداوند کریم کا یہ کتنا بڑا احسان ہے ۔ کہ اس نے اپنے بندوں کو محض متقی بنانے کی خاطر روزہ رکھنے کا حکم دیا ۔ القصد روزہ ہمارے لئے بیشمار فوائد رکھتا ہے ۔ جن کی تفصیل کے لئے ایک دفتر کی ضرورت ہے ۔ لہذا ہم نہایت اختصار سے اس کی خوبیاں و حکمتیں ذیل میں لکھ کر دشمنان اسلام کو یہ دکھاتے ہیں ۔ کہ ہمارا اسلامی روزہ کتنی بڑی حکمت پر مبنی ہے ۔

1 ۔ انسانی فطرت اس بات کو چاہتی ہے ۔ کہ نفس ہمیشہ عقل کے ماتحت رہے چونکہ روزہ میں کسی نفس کی کسی خواہش کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی ۔ بلکہ اس کی ہر تمنا کو دبانا روزہ دار کا فرض اولین ہوتا ہے ۔ لہذا نفس امارہ عقل کی ماتحتی میں بخوشی کام کرنے لگ جاتا ہے ۔

2 ۔ انسان احسان فراموش واقع ہوا ہے ۔ ہم دن رات اللہ کی نعمتیں کھاتے پیتے ہیں ۔ لیکن شکر گزاری کا نام تک نہیں لیتے ۔ اور یہ امر مسلمہ ہے ۔ کہ اگر کسی کی کوئی محبوب مرغوب چیز کچھ عرصہ تک گم رہے تو اس کو اس کی قدر معلوم ہوتی ہے ۔ یہی حال روزہ دار کا ہے ۔ سارا دن کھانا پینا متروک ہونے کی وجہ سے اس کو شام کے وقت قدر معلوم ہوتی ہے ۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حقیقی شکر گزار رہتا ہے ۔

3 ۔ چونکہ انسان کو روزہ میں بھوکا پیاسا رہنا پڑتا ہے ۔ اس لئے اس میں مساکین و فقراء کے ساتھ حقیقی مروت وہمدردی کرنے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں ۔ کیونکہ جن امراء نے کبھی بھوک پیاس دیکھی ہی نہیں ۔ وہ غرباء کے احوال سے کب آشنا ہوسکتے ہیں ۔ بقول حافظ ع

کجا دانند حال دا سبکساران ساحل ہا ۔

4 ۔ عشق و محبت کے اس تقاضے کو ایک عاشق بخوبی جانتا ہے ۔ کہ جب یاد معشوق اس کو بیقرار کردیتی ہے ۔ تو وہ کھانے پینے کو ترک کردیتا ہے ۔ دنیا کی دلکش سے دلکش چیزیں موجود ہوتی ہیں ۔ مگر عاشق کا دل کسی کو بھی نہیں چاہتا ۔ یہی حال روزہ میں روزہ دار کا ہے ۔ اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس کی محبت اور جبروت و عظمت حضرت انسان کو اکل وشرب کا صحیح تارک بنا دیتی ہے ۔ کیا اس سے زیادہ کوئی اور عشق و محبت ہو سکتی ہے ۔ جب کہ حضرت انسان محض اللہ تعالیٰ کے لئے ماہ رمضان کے آنے پر معاان نعمائے الہیٰ کو ترک کردیتا ہے ۔ جن کو وہ اس سے پہلے دن رات کھانے پینے کا عادی تھا ۔

5 ۔ علم النفس کے ماہرین اس مسئلے کو اچھی طرح جانتے ہیں ۔ کہ قدرت نے انسان میں قوا اس ترتیب سے رکھے ہیں کہ ایک قوت کی مدد سے دوسری قوت تربیت پاتی ہے ۔ اگر اس قدر اصول وقانون پر روزہ کی حقیت کو دیکھا جائے تو روزہ میں سوبات کی ایک بات جو نظر آتی ہے ۔ وہ یہ ہے کہ جب حالت روزہ میں حکم اللہ کے مطابق حلال چیزوں کو چھوڑ دینے کی طاقت ترقی پالیتی ہے ۔ پھر اس کی مدد سے حرام اشیاء کو ترک کرنے کی قوت خود بخود ہی تربیت پاجاتی ہے ۔ کیونکہ یہ تو غیر ممکن ہے ۔ جو شخص خوف الہیٰ سے حالت روزہ میں حلال اشیاء کو ترک کردینا اپنا فرض سمجھتا ہے ۔ وہ حرام چیزوں اور دیگر ہر قسم کے امور ممنوعہ کو نہ چھوڑے ۔

6 ۔ چونکہ روح اور جسم میں ایک خاص تعلق ہے ۔ اس لئے اطباء نے جہاں جسم کو سال میں ایک دفعہ مسہل دیا جانا ضروری کیا ہے ۔ ہاں طبیب حقیقی نے بھی روح کے لئے سال کے بعد ایک بار روزہ کا مسہل فرض کیا تاکہ مواد فاسدہ اور غلیظ خلطیں جمع ہو کر جسم وروح کو خراب نہ کریں ۔

7 ۔ مخالفین اسلام اکثر اوقات یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مسلمان روزہ رکھ کر یونہی بھوکے پیاسے مرا کرتے ہیں بھلا اس میں کیا فائدہ ہے سو عرض ہے کہ بھوکا و پیاسا رہنا حضرت

انسان کے لئے زحمت نہیں بلکہ رحمت ہے حکماء سے جا کر پوچھ لیجئے گا کہ انسان کو کئی ایک بیماریاں ایسی لاحق ہوتی ہیں جن کا علاج صرف بھوک پیاس ہی ہوتا ہے۔ اور بس

8۔ جس طرح جسمانی صحت کے لئے اطباء نے بھوک پیاس کو مفید خیال کیا ہے۔ ایسا ہی زاہدوں اور عابدوں نے بھوک کو تزکیہ نفس وصفائی قلب کے لئے اکسیر ثابت کیا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے ارشادات ہیں۔

(الف) "الجوع سید العمل" ''یعنی بھوک تمام عملوں کی سردار ہے۔''

(ب) "الجوع مخ العبادۃ" ''یعنی بھوک تمام عبادتوں کا مغز ہے۔''

(ج) "الجوع طعام الانبیاء" ''یعنی بھوک نبیوں کی خوراک ہے۔''

(د) "طھروا قلوبکمبا لجوع لتنظروا الی عظمۃ اللہ تعالی" ''یعنی تم اپنے دلوں بھوک سے صاف کرو۔ تاکہ تم اللہ کی عظمت جبروت کو دیکھ سکو''(1)۔ الغرض بھوک وپیاس تذکیہ نفس کے لئے ایک کامل زریعہ ہے۔ جس کا نبیوں کے علاوہ رشیوں اور مینوں نے بھی اعتراف کیا ہے۔ (12جون 25ء)

1۔ راقم مضمون نے ان روایات کو بغیر حوالہ ہی نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم (محمد داؤد راز)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص643

محدث فتویٰ